THE AGA KHAN UNIVERSITY

eCommons@AKU

Book Chapters

January 2002

Hukumat-e Pakistan

Bernadette L. Dean
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Follow this and additional works at: http://ecommons.aku.edu/book_chapters

Part of the Educational Administration and Supervision Commons, and the Junior High, Intermediate, Middle School Education and Teaching Commons

Recommended Citation
Dean, B. L. (2002). Hukumat-e Pakistan. In Naujawan aur intekhabat: Vote apne mustaqbil ke liye (pp. 10-13). Islamabad: The Asia Foundation.

3۔ حکومت پاکستان

۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق پاکستان کا نظام حکومت وفاقی پارلیمانی ہے وفاقی سے مراد یہ ہے کہ فیصلہ سازی حکومتی سطح پر دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے: وفاقی حکومت کا مرکز اسلام آباد میں ہے جبکہ صوبائی حکومت کا مرکز ہر صوبے کے صوبائی دارالحکومت میں ہوتا ہے۔ پارلیمانی نظام کے مطابق وزیراعظم حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔۲۰۰۱ء کے مقامی حکومتوں کے آرڈیننس کے مطابق ضلعی حکومتیں قائم کی گئیں جن کا مقصد اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور شہریوں کی حکومت میں شرکت کو یقینی بنانا ہے۔ایک جمہوری حکومت تین شاخوں مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ پر مشتمل ہوتی ہے۔

مقننہ (قانون ساز ادارہ)

حکومت کی قانون سازی کا ادارہ یعنی پارلیمنٹ (اسمبلی) کے پاس قانون سازی اور تبدیلی کی طاقت ہوتی ہے۔ پاکستان میں وفاقی سطح پر دو سطحی پارلیمنٹ ہے جس میں ایک قومی اسمبلی (ایوان زیریں) اور دوسری سینیٹ (ایوان بالا) ہے۔صوبائی سطح پر بھی ایک اسمبلی ہوتی ہے جس کے مطابق ہر صوبے کی ایک صوبائی اسمبلی ہوتی ہے۔

قومی اسمبلی (ایوان زیریں)

قومی اسمبلی میں منتخب ممبران کی تعداد 342 ہوتی ہے ان میں سے 272 ارکان کو بالغ رائے دہی کی بنیاد پر ایک فرد ایک ووٹ کے مطابق چنا جاتا ہے۔70 نشستوں میں سے 60 خواتین کے لیے ہیں جبکہ بقیہ 10 نشستیں اقلیتی مذہبی طبقوں کے لیے خاص طور پر مختص کی گئی ہیں تاکہ غیر مراعات اور محروم طبقات کی قومی اسمبلی میں نمائندگی کو یقینی بنایا جاسکے۔قومی اسمبلی کی نشستیں ان تمام لوگوں کے لیے دستیاب ہیں جن کی عمر 25 سال یا اس سے زیادہ ہو، جو گریجویٹ ہوں اور ان کا نام ایک ووٹر کے طور پر رجسٹرڈ ہو۔قومی اسمبلی کے ممبران (ایم این اے) کو 5 سال کی مدت کے لیے چنا جاتا ہے۔قومی اسمبلی کا وہ ممبر جو قومی اسمبلی کے ممبران کی اکثریت کا ووٹ حاصل کرے صدر اسے حکومت سازی کے لیے وزیراعظم بننے کی دعوت دیتا ہے۔قومی اسمبلی کا اہم کام ملک کے لیے قانون سازی ہوتا ہے قومی اسمبلی کے پاس وفاقی حکومت کے ماتحت اداروں کے قوانین کے حوالے سے وسیع اختیارات ہوتے ہیں جن میں معاشی اخراجات اور سالانہ بجٹ کے اخراجات بھی شامل ہیں۔قومی اسمبلی کے ہر سال کم از کم (130) دن کے لیے تین سیشن ہونے چاہییں۔قومی اسمبلی کے ایک سیشن کے انعقاد کے لیے صدر کو شق نمبر (۱) 54 آئین پاکستان کے مطابق بلانے کا اختیار ہے۔اس کے علاوہ ٪ 25 ممبران اسمبلی کی درخواست پر قومی اسمبلی کا اسپیکر بھی اجلاس بلاسکتا ہے۔قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرایا جاتا ہے۔ پاکستان میں قومی اسمبلی کے اسپیکر کے عہدہ سب سے اعلیٰ عہدہ ہوتا ہے قومی اسمبلی کا اسپیکر اجلاس کی صدارت کرتا ہے۔اسپیکر اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ کس کو بات کرنی ہے، بحث کو مناسب حد میں رکھنا، مختلف مراحل میں فیصلے دیتا ہے۔ ووٹ کے نتائج کا اعلان کرتا ہے اور جو ممبران اسمبلی کے قوانین توڑتے ہیں انہیں اس کا پابند بناتا ہے قومی اسمبلی کے معاملات کے دوران یہ ضروری ہے کہ اسپیکر مکمل طور پر غیر جانبدار رہے۔تقریبات وغیرہ میں اسپیکر، قومی اسمبلی کی نمائندگی کرتا ہے۔قومی اسمبلی کے تحلیل ہونے کی صورت میں اسپیکر کا عہدہ اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک نیا اسپیکر منتخب نہیں ہو جاتا۔صدر، وزیراعظم کے مشورے پر قومی اسمبلی کو تحلیل (توڑ) کرسکتا ہے۔

سینیٹ (ایوان بالا)

سینیٹ کا کردار چھوٹے صوبوں کے خدشات کا خاتمہ کرنا ہے اسی لیے اس میں تمام صوبوں کو برابر نمائندگی دی جاتی ہے۔سینیٹ کی ایک سو

نشستوں میں ہر صوبے کو ۲۲ نشستیں دی جاتی ہیں جن میں چودہ عام، چار پیشہ وارنہ ماہرین/ علماء اور چار خواتین کے لیے مختص ہیں۔ اس کے علاوہ وفاقی علاقے سے ۴ ممبران، فاٹا کے لیے ۸ نشستیں مختص ہیں۔ ممبران کو چھ سال کے لیے منتخب کیا جاتا ہے۔ ممبران کے لیے گریجویٹ، عمر تیس سال یا اس سے زیادہ اور بحیثیت ووٹر رجسٹرڈ ہونے کی شرائط لازمی ہیں۔ قومی اسمبلی کے برعکس سینیٹ کو صدر بھی برطرف (تحلیل) نہیں کر سکتا یہ ایک ایسا مستقل قانون ساز ادارہ ہے جو قومی معاملات کے تسلسل کا مظہر ہے۔ سینیٹ کے وجود میں آنے کے بعد اس کے ممبران آپس میں سے چیئر پرسن اور ڈپٹی چیئر پرسن کا چناؤ تین سالہ مدت کے لیے کرتے ہیں۔

سینیٹ کا بنیادی کام ملک کے لیے قانون سازی کرنا ہے۔ موئثر طور پر کام کرنے کے لیے سینیٹ میں ایک کمیٹی کا نظام بنایا جاتا ہے قانون بنانے سے پہلے کمیٹی میں موجود ماہرین فن بل پر اچھی طرح غور وخوض کرتے ہیں۔ سینیٹ کی کمیٹی قومی اہمیت کے مسائل اور عوامی مفاد کے حوالے سے بھی کام کرتی ہے۔ مثلاً کم ترقی یافتہ علاقوں میں انسانی حقوق کی پامالی وغیرہ۔ عوام الناس کی آگاہی کے لیے تمام معاملات مشتہر کیے جاتے ہیں۔

وفاقی سطح پر ایک بل، قانون کیسے بنتا ہے؟

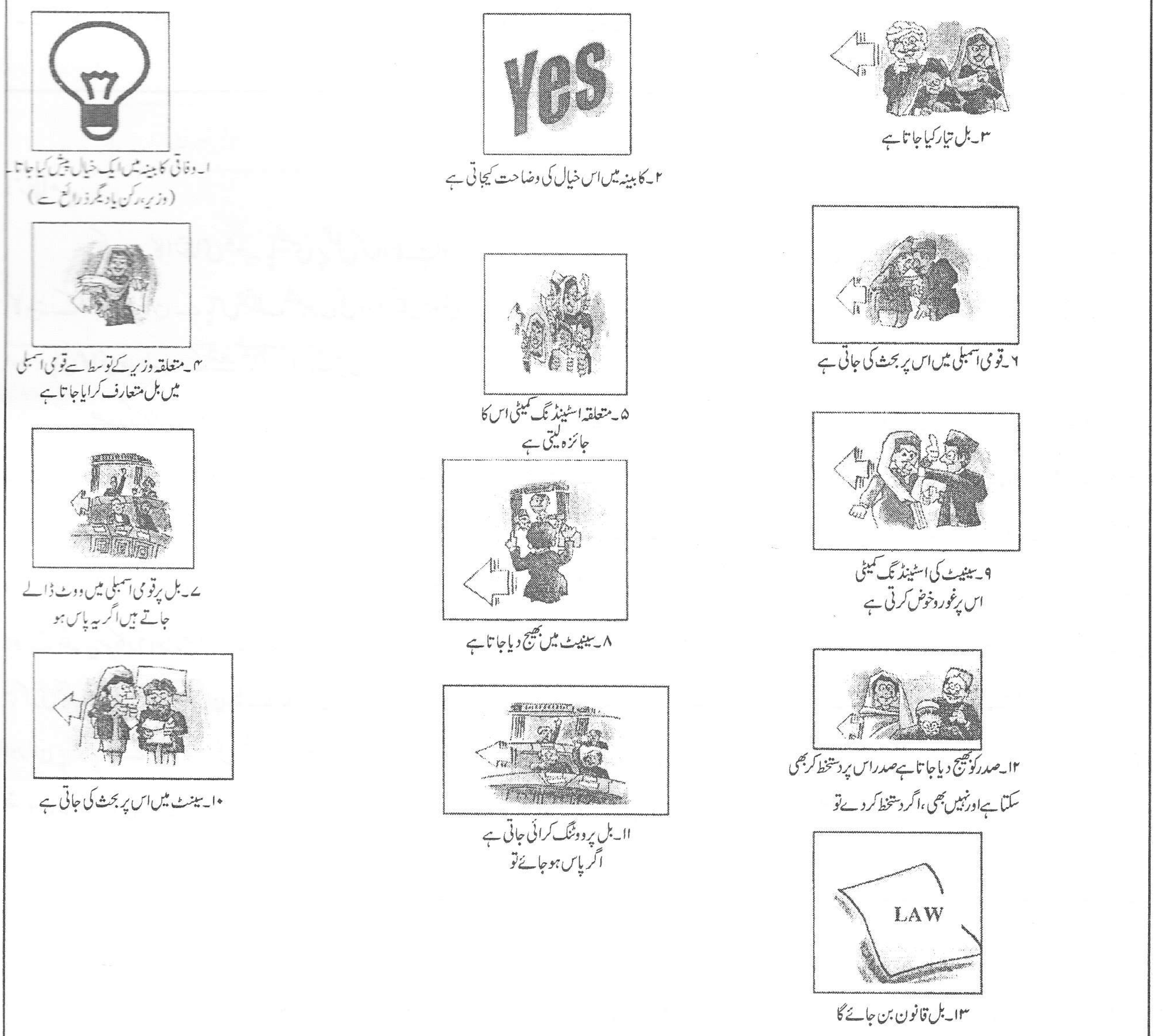

عملی مشق

۱۔ کیا طلباء اس بات پر متفق ہیں کہ ملک میں کسی مسئلے پر قانون سازی کی ضرورت ہے۔

۲۔ اپنی کلاس میں قانون ساز ادارہ بنائیں، اپنی کلاس میں تین گروپ بنائیں، ایک گروپ سینیٹ جبکہ دو گروپ قومی اسمبلی کے بنائیں، جس میں ایک حزب اقتدار اور دوسرا حزب اختلاف کی نمائندگی کرے۔

۳۔ سینیٹ کے گروپ کہیں کہ وہ چیئرپرسن، جبکہ قومی اسمبلی کا گروپ اسپیکر کو منتخب کرے۔ اسپیکر کو یاد دہانی کرائیں کہ اسے غیر جانب دار رہنا ہے۔

۴۔ قانون سازی کے ترتیب وار مراحل کو یقینی بنائیں

- حکومت یا حزب اختلاف بل پیش کرے۔
- قومی اسمبلی کے ارکان بل پر بحث و مباحثہ کریں۔
- قومی اسمبلی کے ارکان بل پر ووٹ کے ذریعے رائے دیں (اگر ۵۰% سے زیادہ ووٹ ہوں تو وہ بل کے حق میں شامل ہوگا)۔
- اسے سینیٹ میں بھیجیں۔ بل پیش کریں، سینیٹ کمیٹی اس پر غور و خوض کرے پھر ووٹنگ کرائیں، اکثریتی ووٹ ملنے پر بل کو منظوری کے لیے صدر کے پاس بھیجیں۔

۵۔ • اگر صدر بل پر دستخط کر دے تو بل پارلیمنٹ کا حصہ اور ملک کا قانون بن جائے گا۔

انتظامیہ

حکومت کا انتظامی شعبہ پالیسی پر عمل کرواتا ہے اور حکومت کے روزمرہ کے معاملات کو چلاتا ہے۔ وفاقی سطح پر انتظامی شعبہ میں صدر، وزیر اعظم اور کابینہ کے ارکان (جن کے پاس مختلف شعبوں کی وزارتیں ہوتی ہیں) اس میں عوامی افسر شاہی بھی شامل ہوتی ہے۔ صوبائی سطح پر انتظامی شعبہ میں گورنر، وزیر اعلیٰ اور صوبائی عوامی خدمات کے شعبے شامل ہوتے ہیں۔

صدر کو سینیٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان پانچ سال کے لیے منتخب کرتے ہیں۔ صدر دوبارہ منتخب ہوسکتا ہے لیکن وہ یہ عہدہ دو دفعہ کی مسلسل مدت کے بعد نہیں رکھ سکتا ہے۔ صدر کو اس عہدہ سے نااہلیت اور سنگین نوعیت کے غلط معاملات کی بناء پر دو تہائی ارکان اسمبلی کے ووٹ کے ذریعے ہٹایا جاسکتا ہے۔ وزیر اعظم حکومت کی پالیسی کو لاگو کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ وزیر اعظم کی مدد کے لیے وفاقی وزراء اور وزیر مملکت پر مشتمل ایک وفاقی کابینہ جس میں شامل وزراء مختلف محکموں کے معاملات کے ذمہ دار ہوتے ہیں، وفاقی وزیر کا قومی اسمبلی کا رکن ہونا ضروری ہے۔ عوامی خدمت کے محکمہ کے ارکان منتخب نمائندہ نہیں ہوتے بلکہ یہ سرکاری ملازم ہوتے ہیں۔ حکومت کو موثر انداز سے چلانے کے لیے یہ کئی قسم کے امور سرانجام دیتے ہیں ان میں سے کچھ معلومات اکٹھی کرتے ہیں تاکہ نئی حکمت عملیاں اور قوانین بنائے جاسکیں۔ ان میں سے کچھ معلومات اکٹھی کرتے ہیں، رپورٹ بناتے اور خطوط بھیجتے ہیں۔ اور صحت سے متعلقہ قوانین بنانے اور ان پر کام کرتے ہیں۔ عوامی افسران کیونکہ حکومت کے روزمرہ کے کام کرتے ہیں۔ اس لیے یہ اس بات کے ذمہ دار ہوتے ہیں کہ کیسے حکومت شہریوں کی ضروریات کا خیال رکھے۔ عوامی افسران وہ واحد براہ راست رابطہ کار ہوتے ہیں جو شہریوں اور حکومت کے درمیان تعلق قائم کرتے ہیں۔

عملی مشق

کلاس میں ایک وزارت بنائیں جس کا مقصد ایک قانون پر عمل کروانا ہے۔ ایک طالب علم کو وزیر اور دوسرے کو سیکریٹری بنائیں اور دوسرے طالب علم اس منسٹری کے دوسرے ارکان ہیں۔ وزیر سے کہیں کہ وہ میٹنگ کی صدارت کریں اور ان اقدامات پر بحث کریں جو قانون پر عمل درآمد کرانے کے لیے ضروری ہیں۔

عدلیہ

عدلیہ کا کام قانون کی تشریح کرنا ہے۔ عدلیہ، سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور ماتحت عدالتوں (چھوٹی عدالتیں) پر مشتمل ہوتی ہے جو درج ذیل نقشے سے ظاہر ہے اس میں شامل ہوتی ہیں۔ درج ذیل نقشہ عدلیہ کے کورٹس (چھوٹے اور بڑے) کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے۔

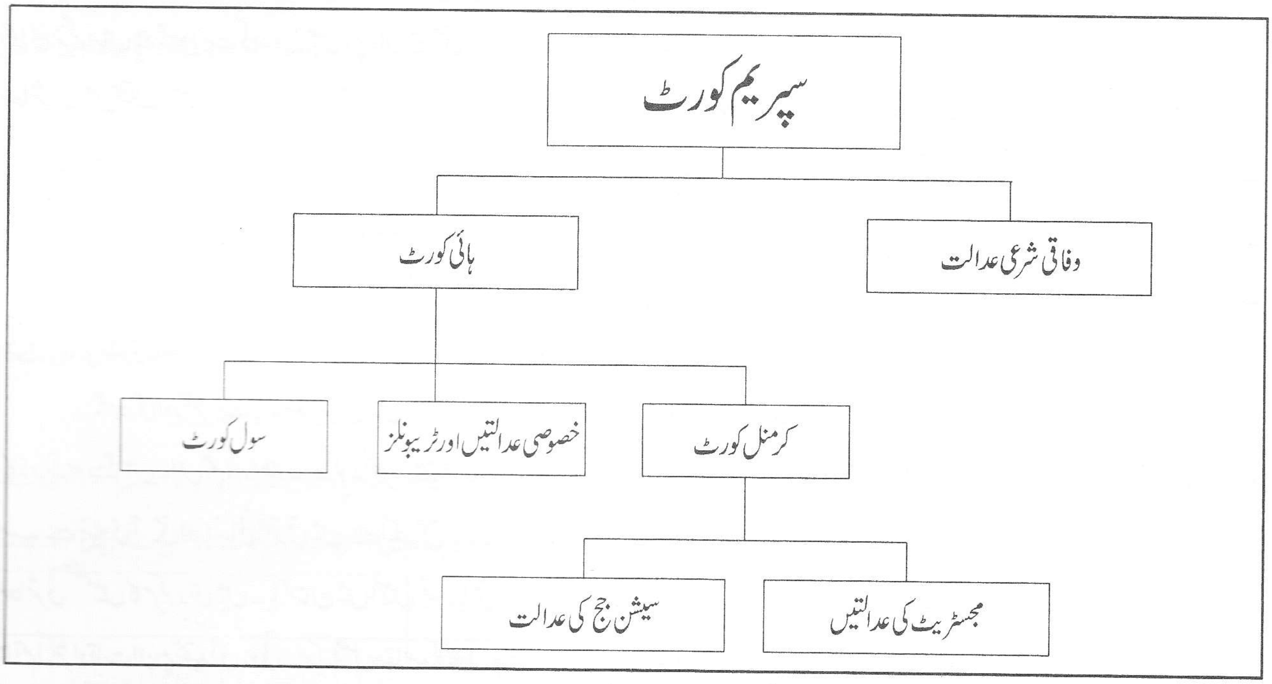

پاکستان میں عدالتوں کا نظام